جلد ۲ | ۲۵۔ مارچ ۱۹۱۵ء مطابق جمادی الاول ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۱۸

## مدینۃ المسیح

حضرت فضل عمر ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت ناساز ہے۔ نماز کے لئے ۲۳ مارچ باہر تشریف نہیں لاسکے ۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مع بنت الرسول و بنت خلیفہ اول اور حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کے لاہور سے ۱۲ مارچ کو واپس تشریف لائے ۔

(۳) مدرسہ احمدیہ و مدرسہ تعلیم الاسلام کی جماعتوں کے سالانہ امتحان ۲۴ مارچ سے شروع ہیں ۔

(۴) ۲۱۔ مارچ شیخ محمد یوسف صاحب نے قدامت وید پران لیکچروں کے سلسلہ میں جو اعلےٰ مبلغین کی کلاس کے لئے ہدایت وار دئے جاتے ہیں۔ سوا گھنٹہ تقریر کی۔ چند خارجی و داخلی ثبوت عدم قدامت وید کے دئے ۔ ۲۳ مارچ جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مسئلہ تقدیر پر اسی سلسلہ میں لیکچر دیا۔ اور اس کا بقیہ ۲۳۔ مارچ کو اور کچھ ۲۴ مارچ کو ہوا ۔ میں یہ ضرور کہونگا۔ جس اہتمام سے لیکچر تیار کرائے جاتے ہیں۔ اسی قدر اہتمام ان کو سنانے کا ہونا چاہیئے۔ ایک خاص مہتمم مقرر ہو جو بذریعہ قلمی اشتہار و دیگر ذرائع تمام احباب احمدیہ سکان قادیان کو اطلاع کرائے ۔

## اخبار احمدیہ

برادر عطاء الدین صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ مسقط سے دعائے خیر کے لئے عرض کرتے ہیں ۔

(۲) پندرہ خط ۱۶۔ مارچ کی ڈاک میں ایسے پڑھے کہ انہیں طاعون کی شدت کی شکایت ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

(۳) جلیل احمد ٹوچی ضلع بیگو سے اپنے نابالغ بچے کے جنازہ غائب کے لئے درخواست کرتے ہیں ۔

(۴) محمد سعید خالق کلرک ڈاکخانہ سرگودہا دو رؤیاء کی بناء پر حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کرتے ہیں انہیں یقین دلایا گیا ہے کہ فریق مخالف کی روحانی حالت بہت گر گئی ہے

(۵) برادر غلام حسین چودھری کھمنیات سے لکھتے ہیں کہ بعض مخالفوں کی شنیدی باتوں سے چند وساوس میرے دل میں سلسلہ احمدیہ کے برخلاف پڑے ہوئے تھے لیکن تحفۃ الملوک دیکھنے سے وہ شکوک رفع ہو گئے ۔

(۶) برادر مولا بخش صاحب پیڈر سیالکوٹ اطلاع دیتے ہیں کہ لاہوری پارٹی کے طرفداروں میں سے حسب ذیل احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی بیعت کا شرف حاصل کر لیا ہے اپنے اخبار میں درج فرماکر مشکور فرمادیں ۔ (۱) مرزا حاکم بیگ صاحب۔ سکرٹری انجمن اشاعت اسلام۔ سیالکوٹ۔ (۲) منشی محمد عبد اللہ صاحب محاسب انجمن اشاعت اسلام سیالکوٹ (۳) منشی کرم الدین صاحب ٹیچر گورنمنٹ سکول۔ سیالکوٹ (۴) حافظ محمد شفیع صاحب ۔

ہمارے دوست پیغامی لکھا کریں کیونکہ لاہور میں ہمارے مخلص احباب بھی موجود

(۷) سکھر ہمیرپورسے ایک صاحب نے لکھا۔ لوگ مجھے کہتے ہیں۔ اگر اس جماعت میں بیعت کی اور مرگیا تو یہاں پر کوئی نماز جنازہ بھی نہ پڑھے گا۔ فرمایا اسے لکھ دو جب حق مل گیا تو جنازہ نہ پڑھا جاوے (وہ بھی اہل باطل کیطرف سے) تو بھی کچھ حرج نہیں ✧

(۸) ایک دوست نے پوچھا کہ میں بوجہ حاجت اپنے مکان کا نصف حصہ مسکرات کے ٹھیکیدار کو دے سکتا ہوں۔ فرمایا یہ بھی ایک قسم کی مدد ہے اسلئے نہ دیں ✧

(۹) برادر ابوالفضل احمد صاحب لکھتے ہیں۔ حضور نے حقیقۃ النبوۃ کیا لکھی۔ فی الحقیقت نبوت کے رموز آشکارا کر دئے یہ کتاب گویا حضرت اقدس کی تمام تصنیفات اور الہامات کی کلید کا کام دے گی۔ اور اگر کوئی احمدی اس کو خوب غور و فکر سے سمجھ لے اور دل میں خزانہ کے طور پر بھرے۔ تو کسی محفل میں خواہ وہ محفل علماء کی ہو خواہ امراء کی خواہ منافقین کی۔ شرمندہ نہیں ہوگا بلکہ غالب ہی رہے گا اگر خوف خدا کو ملحوظ رکھ کر کوئی متردد یا منکر خلافت اس کو پڑھیگا تو میں یقیناً عرض کرتا ہوں کہ اس پر حضرت صاحب کی نبوت اور آپکی خلافت آشکارا ہو جائیگی ✧

(۱۰) قاضی محمد عالم صاحب لکھتے ہیں۔ کوٹ قاضی میں پلیگ نے قیامت برپا کر رکھی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام "موتا موتی لگ رہی ہے۔" لفظاً لفظاً پورا ہو رہا ہے ✧

(۱۱) ایک شخص نے پوچھا عقیقہ کا کس طرح حکم ہے کیا اس کی رقم قادیان میں ارسال کروں۔ فرمایا۔ عقیقہ تو اپنے گاؤں میں کرو۔ دو بکرے۔ گوشت تقسیم کردیں

(۱۲) راجہ پائندہ خان صاحب رئیس اعظم دارا پور اپنے فرزند زادہ راجہ ایوب خاں کی درخواست بیعت بھجواتے ہیں

(۱۳) ایک شخص نے تقریباً دو سال سے اپنی بیوی کے ساتھ ہم صحبت ہونے سے قسم کھا رکھی تھی۔ اب وہ رجوع چاہتا ہے۔ اُسے لکھا گیا کہ قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے یہ ادا کرنے کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے،

(۱۴) جہلم کا خط ہے کہ مولوی حافظ غلام رسول صاحب کی خوش اخلاقی اور عمدہ طریق تبلیغ سے ہماری مسجد میں غیر احمدی بھی آتے ہیں۔ چنانچہ جمعہ کے روز مندرجہ ذیل اجاب نے اپنے شکوک رفع کرنے کے بعد بیعت کی درخواست کی۔ میاں نور الٰہی صاحب کمپونڈر۔ میاں بدر الدین صاحب شانہ ساز ✧

(۱۵) حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی موضع تھکیال ریاست جموں میں گئے۔ وہاں تین وعظ فرمائے۔ اکیس ۲۱ اشخاص نے بصدق دل بیعت کی۔ انکی فہرست فہرست مبایعین میں چھپے گی ✧

(۱۶) شکر اللہ خان۔ موضع گکھانوالی کا جنازہ غائب پڑھا جاوے ✧

(۱۷) محمد سعید صاحب سیکنڈ ایر کلاس لکھتے ہیں آج بہت عرصے کے مطالعہ اور اعتراضات اور ان کے جواب پڑھنے پر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ قادیان والے حق پر ہیں اس لئے میری بیعت کی درخواست منظور فرمائی جائے ✧

(۱۸) برادر خلیل احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ بنگلہ زبان میں اشتہار پانچ ہزار چھپا ہے۔ دو ہزار ڈاک کے ذریعہ تقسیم ہوا۔ بقیہ دست بدست تقسیم ہو رہا ہے ✧

(۱۹) ملا محمد ابراہیم کابلی جو گھر ڈک پور (بنگال) میں وارد ہیں درخواست بیعت کرتے ہیں ✧

(۲۰) ایک دوست پوچھتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کے ساتھ جس نے مسیح موعود کی بیعت نہیں کی۔ خورد و نوش اور بود و باش کے تعلق رکھوں۔ فرمایا۔ ان کے ساتھ کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں اسقدر اختلاط و تعلق نہ ہو جس سے دینی نقصان کا اندیشہ ہو ✧

(۲۱) برادر ملک شیر محمد صاحب ۲ آدمیوں کی بیعت کوٹ رحمت خان سے بھجواتے ہیں جو احمدی سلسلہ میں شامل ہوئے ہیں ✧

(۲۲) وہ عیسائی جنٹلمین جن کا ذکر پچھلے پرچوں میں ہوا بعض آدمیوں کے نام بھجواتے ہیں۔ جنہیں انہوں نے راستے میں متلاشی مذہب حقہ پایا اور قادیان کی خبر دی۔ گویا وہ ہمارے مبلغ کا کام دے رہے ہیں ✧

(۲۳) گوہد پور سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ حقیقۃ النبوۃ کو متواتر بارہ گھنٹے مولوی محمد علی صاحب کے رسالوں کو سامنے رکھ کر پڑھا۔ اور یہ بات کھل گئی کہ حق آپ کی طرف ہے ✧

## جنگ یوروپ

مہم ڈارڈنلز۔ لندن ۲۲۔ مارچ۔ ۱۸ مارچ کی گولہ باری سے قلعوں کو کس قدر نقصان پہنچا۔ تاہم قلعوں کے نقصان کے متعلق کوئی لمبی چوڑی اُمیدیں دل میں باندھ لینی مناسب نہ ہونگی کیونکہ تیرنے والی سرنگوں سے نقصان پہنچ جانے کی وجہ سے حملہ کو تا بہ اختتام نہ پہونچایا گیا تھا۔ برطانوی بیڑہ پر ۶۱ قتل مجروح اور مفقود ہوئے ✧

سرکاری تار کا خلاصہ۔ دہلی ۲۲ مارچ۔ ۱۲ برطانوی اور چار فرنچ مصافی جہازوں نے تنگنائے ڈارڈنلز کے مستحکم ترین قلعوں کو جو نقصان پہنچایا۔ نامہ نگار بیان کرتے ہیں کہ غالباً جو میگزینوں کے پھٹنے سے ہولناک دھماکہ ہوا۔ کلید بحر کا بڑا میگزین ایلز بتھ کے گولے سے پھٹا اس کے شعلے پہاڑ کی طرح بلند ہو گئے جہاز قلعوں پر غالب آ گئے۔ اور آخر ان کو چند گھنٹوں کی گولہ باری کے بعد چپ کرا دیا۔ ترکوں نے جنوب کی طرف تیزی سے بہنے والی لہر سے فائدہ اُٹھا کر بے شمار تیرنے والی سرنگیں چھوڑ دیں۔ انکی وجہ سے تین مصافی جہازوں کا غرق ہو جانا خاصہ شدید نقصان ہے مگر وہ نہ تو خلاف توقع ہے اور نہ حوصلہ شکن۔ کمکی جہازات فوراً بھیجدیئے گئے ہیں ✧

حضور لفٹنٹ گورنر پنجاب نے گورنمنٹ ہند کی منظوری لیکر حکم دیا ہے کہ جہاں اجناس خوردنی ۸ سیر فی روپیہ سے گراں ہو جائیں۔ وہاں ۱۵ فروری سے گرانی کے خاص الاؤنس کی معمولی شرح میں ۳ کا اضافہ ملازموں کے حق میں کر دیا جایا کرے ✧

### ظفر علی خاں کے متعلق پنجاب گورنمنٹ کا حکم

۱۷ و ۱۸ کی درمیانی شب کو پولیس نے ظفر علی خاں سابق ایڈیٹر زمیندار کو پنجاب گورنمنٹ کا یہ حکم پہنچایا کہ اس امر کے اطمینان کے لئے کہ تم رقبہ معینہ سے فرار ہونے یا فرار ہونے کی کوشش نہ کروگے۔ دس دس ہزار روپے کے دو ضامن آٹھ دن کے اندر پیش کرو* ✧

(ب) ظفر علیخان نے اخبار زمیندار کی ملکیت کو اپنی بیوی کے حق میں منتقل کر دیا ہے ✧

یہ وہی ظفر علی خاں ہیں جس نے ایکبار کہا تھا کہ میں اپنے قلم کی ایک کشش سے الفضل اور جماعت احمدیہ کی ہستی کو مٹا سکتا ہوں (عبرت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# الفضل

قادیان - دارالامان - ۲۵ - مارچ ۱۵ء

## ایک اور نبوت پوری ہوئی

آج آسمان مسیح موعود کی نبوتوں کو غیر معمولی شوکت اور کثرت کے ساتھ پورا کر رہا ہے - اور کوئی دن ایسا نہیں گذرتا - جو مومنین کے قلب کو تسکین اور دل کو سرور نہیں بخشتا -

نشانات آسمانی کی غیر معمولی بارش ایک طرف تو دوستوں کے لئے شادمانی و خوشی کا موجب اور دوسری طرف دشمنان سلسلہ کے لئے موجب تکلیف و خفت ہو رہی ہے - اور جیسا کہ ہم الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں "مخالف کیمپ میں کھلبلی" کے عنوان سے ظاہر کر چکے ہیں - مسیح موعود کے مخالفین کا ایک گروہ احمد کی پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھ کر اندر ہی اندر صداقت کا قائل ہو رہا ہے - اور دوسرا بعض ہٹ دھرمی کے سوا اب انکار کی کوئی معقول وجہ نہیں دیکھتا -

غرض ہم دیکھتے ہیں - کہ بمصداق ؎

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

اسوقت آسمان زمین کے قریب آ رہا ہے - اور کھلے کھلے نشانات دکھا کر دنیا میں آنے والے نذیر کی صداقت کا اظہار کر رہا ہے

دیکھو ۱۱ اپریل ۰۷ء کا جو بہار کا دن تھا - جب کہ خدا تعالے نے اپنے برگزیدہ فرستادہ کی معرفت آسمانی برقی خبر یعنی الہام کے ذریعہ خبر دی - کہ

"یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی - جو بہت ہی سخت ہوگی" ؛

یہ آسمانی خبر آج سے آٹھ سال قبل آسمان سے زمین پر آئی - اور اسی وقت مخالف سلسلہ میں شائع ہو گئی - اور ۲۰ - اپریل کو جب "ڈوئی کی موت پر خدائی فیصلہ" کے عنوان سے ایک انگریزی رسالہ شائع ہوا - تو اس کے صفحہ ۱۳ پر جہاں موجودہ تباہ کن جنگ و مصائب نوائب کی خبر دی گئی - وہاں اس کے بعد دوسری پیشگوئی بدیں الفاظ درج کی گئی تھی -

" دوسری پیشگوئی وبا کی نسبت ہے - اور پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں - یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلے گی - جو بہت ہی سخت ہوگی" - یہاں پر یہ بتا دینا بھی بے محل نہ ہوگا - کہ ہندوستان میں طاعون کے ظاہر ہونے سے دس سال پہلے مسیح موعود نے اس کی آمد کی خبر دی تھی - پھر ابھی پنجاب اس مرض سے محفوظ ہی تھا - کہ حضرتؑ نے ایک رویاء شائع کر کے یہ خبر دیدی تھی - کہ کل پنجاب میں طاعون پھیل جائیگی - اور اس صوبہ میں سخت تباہی برپا کریگی"

اب یہ ایک نبوت ہے - جو آج سے کئی سال قبل دنیا کے سامنے الفاظ کی شکل میں نمودار ہوئی - اور ناواقف دنیا کو یقین دلایا گیا - کہ جسطرح مسیح موعود کی پہلی پیشگوئیاں پوری ہوئی ہیں - اسی طرح ایک دن آئیگا - کہ آسمان قہری نشان دکھائیگا - اور جو کچھ خدا کے برگزیدہ کی معرفت نبوت کیا گیا تھا - وہ الفاظ سے تجسم کی صورت اختیار کریگا

اگرچہ خونخوار خون آشام عفریت جنگ اپنی مہیب اور بھیانک صورت کے ساتھ یورپ اور دیگر عیسائی ممالک میں موجود ہے - اور جہاں جہاں اس نے ڈیرے ڈالے ہیں - وہیں ایک قسم کی طاعون نے اپنا منہ دکھایا - اور تباہی و بربادی کی شکل میں پھیلنا شروع کر دیا ہے - اور سمجھدار لوگ جانتے ہیں - کہ جنگ بھی ایک قسم کی طاعون ہے ؛

چنانچہ احمد آباد گجرات کے ریلوے سٹیشن پر بعض انصاف پسند انگریزوں نے داعی الی الخیر مولانا مفتی محمد صادق صاحب سے اس پیشگوئی کی نسبت کہا "یہی پوری ہو چکی ہے" - تاہم خدا تعالیٰ نا پسند کرنے والوں کے خدائے قدوس نے چاہا - کہ اٹلی کے زلزلہ کی طرح طاعون و وبا کی پیشگوئی کو بھی ظاہری الفاظ میں پورا کر دے - اور ریوٹر کے ذریعہ اس نبوت کے پورا ہونے کا مفصلہ ذیل الفاظ میں اعلان کر دے ؛

"سرویا میں وبا"

اسکاٹ لینڈ کی ایک لیڈی مسمی قیر بز نامی جو سرویا میں بطور نرس کے کام کر رہی تھی - وبا کا شکار ہو گئی - سر طامس لیپٹن جو صلیب احمر کی جماعت کو سرویا لے گئے ہیں - اپنی ایک چٹھی میں لکھتے ہیں - کہ تمام شفاخانے مریضوں سے لبالب بھرے ہوئے ہیں -

### بکثرت ڈاکٹر نذر وبا

ریوٹر ایجنسی کا نامہ نگار مقام ایتھنس لکھتا ہے کہ بہت سے ڈاکٹر سرویا میں اسی وبا کے نذر ہو گئے اور ایک امریکی ڈاکٹر نے جبکہ اس کے دماغ میں انجرات چڑھ گئے - تو خودکشی کر لی - اب فرانس سے پورے سو ڈاکٹر اس وبا سے جنگ کرنے کے لئے آ رہے ہیں - نرسوں کی ایک جماعت براہ سلانیک سرویا روانہ ہو گئی ہے ؛

### آسٹریوں کا کیڑا

آسٹریوں نے ایک کیڑا چھوڑ کے یہ وبا سرویا میں پھیلائی ہے - اب یہ گھٹ رہی ہے - یونانیوں اور بلغاریوں کو اپنی اپنی پڑ رہی ہے - دونوں قوموں کے حکام سخت کوشش کر رہے ہیں - کہ وبا ان کی حدود میں نہ آنے پائے ؛"

اس نبوت مسیح کے پورا ہونے اور ہستی باری تعالےٰ پر ایک اور زندہ دلیل ہاتھ میں آنے پر ہم مسیح موعود کے بھیجنے والے خدا کی حمد کرتے ہیں - اور زلزلہ اٹلی کی پیشگوئی پورا ہونے پر جو الفاظ امرتسری اہلحدیث ۵ - فروری ۱۵ء کی توجہ کا موجب ہوئے تھے - ہم آج پھر انہی کا اعادہ کرتے اور کہتے ہیں -

جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے - اور جو دل رکھتا ہے - غور کرے - جو دماغ رکھتا ہے - سوچے اور معلوم کرے - کہ کسطرح خدائے قدوس اپنے فرستادہ کی صداقت ظاہر کر رہا ہے ؛

وما علینا الا البلاغ

---

نظمین براہین

براہین احمدیہ حصہ پنجم کی دو نو نظموں کو بصورت رسالہ بغرض تبلیغ چھاپ کر شائع کر دیا ہے - فی رسالہ ۲ فی [illegible] منگوا لیں - تاجر کتب قادیان -

# متفرق نوٹ

## جاپان میں اشاعت اسلام

زمیندار کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے

عیسائی مشنری جس سرگرمی سے ہندوستان میں کام کرتے ہیں۔ اسی مستعدی کا یہاں بھی ثبوت دیتے ہیں۔ لیکن وہاں کی بہ نسبت ان کو یہاں جلد اور زیادہ کامیابی ہوتی ہے۔ اس کی بعض خاص وجوہ ہیں۔ اہل جاپان تعلیم کو جملہ امور پر مقدم سمجھتے ہیں۔ چنانچہ عیسائی مشنریوں نے متعدد مدارس کھول دیئے ہیں۔ اور عنقریب ایک یونیورسٹی بھی بننے والی ہے۔ یہاں کمتی فوج شد و مد سے کام کر رہی ہے۔ شہر میں جابجا عیسائیوں کے لیکچر ہوتے ہیں۔ اور عجیب و غریب طریقوں سے جاپانیوں کے تالیف قلوب کی کوشش کی جاتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کی تصاویر کثرت سے فروخت ہوتی ہیں۔ جاپان کے باشندے السنۂ اجنبیہ میں انگریزی کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اس لئے جو یہاں امریکن یا انگریز آتے ہیں وہ بآسانی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ جابجا دار التفریح قائم ہیں۔ جن میں کسی جگہ تو انگریزی سکھائی جاتی ہے اور کہیں عیسائیت پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ یہ کام اکثر مفت یا برائے نام فیس پر کیا جاتا ہے۔

جاپانی زبان میں مسلمان کو "کوئی کوئی کیو" کہتے ہیں۔ یہاں کے لوگ مذہب اسلام سے بہت کم واقفیت رکھتے ہیں۔ ان میں تصویر پرستی کا رواج زیادہ ہے۔ اور سب سے پہلے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی تصویر مانگتے ہیں۔ چند جاپانیوں نے یہ بھی کہا۔ کہ ہم نے پیغمبر اسلام کی ایک ایسی تصویر دیکھی ہے۔ جس کے ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں تلوار ہے۔ یہ ان کی جدت طبع کا نمونہ ہے۔ جو دلائل و براہین سے مغلوب ہو کر آنحضرت صلعم کے متعلق غلط باتیں جھوٹے الزام اور خلاف واقعہ تصاویر شائع کر کے کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

اب ٹیچنگز آف اسلام مل گئی ہے۔ وہ بھی بعض لوگوں کو دکھاؤں گا۔ اس کتاب پر ایک اشتہار مولوی صاحب کا ہے۔ کہ پبلک لائبریری میں وہ ریویو آف ریلیجنز مفت بھیجیں گے۔ (ملخصاً)

## سرکاری رپورٹ

لیبر کانفرنس کی سرکاری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ مسٹر لائڈ جارج نے کہا۔ کہ پیشتر اس کے کہ گورنمنٹ تازہ ترین "قانون حفاظت" کی رو سے کارخانوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے۔ جس کے متعلق ابھی شاہی منظوری حاصل کی گئی ہے۔ وہ مالکان کارخانجات سے اس امر کا مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ محدود منافع پر اکتفا کریں۔ کیونکہ مزدور اس صورت میں اپنی پوری طاقت صرف کر سکتے ہیں۔ اگر ان میں کسی قسم کا تنازعہ برپا ہوگا۔ تو ایک ثالثی بورڈ میں پیش کیا جائیگا۔ جسے گورنمنٹ نامزد کرے گی۔ گورنمنٹ نے کاریگروں سے درخواست کی ہے۔ کہ ان قواعد کی پابندی اب ترک کر دیں۔ جن کی وجہ سے سامان حرب قلیل مقدار میں تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور زنانہ مزدوروں کا سوال بھی اس میں شامل ہے۔ مسٹر لائڈ جارج نے لیبر لیڈروں سے اپیل کی۔ کہ اگر گورنمنٹ مزدوروں سے شراب کی عادت چھڑانے کے لئے کوئی قانون پاس کرے۔ تو اس کی حمایت کریں۔ کیونکہ اس کا سامان حرب کی بہم رسان اور بار برداری پر بہت بڑا اثر پڑتا ہے۔ مسٹر لائڈ جارج نے کہا۔ کہ ایسے ملک کے لئے جس کے وسائل کسی دوسرے ملک کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ اب صرف دو راستے رہ گئے ہیں۔ کہ یا تو وہ جرمنی کے فوجی طبقہ کے جو کامیابی کے نشہ میں مخمور ہے۔ محکوم بن کر رہے۔ یا اس کی جنگجویانہ روح کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دے۔

تجارتی بورڈ نے ایک سرکلر شائع کیا ہے جس میں ہر صحیح الجسم عورت سے جو کام کرنے پر رضامند ہو۔ درخواست کی گئی۔ کہ اپنا نام مزدوروں یا کاریگروں کی فہرست میں درج رجسٹر کرائے۔ اور اسطرح مزدوروں کو جنگی خدمات بجا لانے کا موقعہ دے۔

## جنگ کا خرچ

مسٹر ایڈگر کریمنڈ نے جو اقتصادیات میں بڑے پایہ کے ہیں۔ اور جنہوں نے موجودہ جنگ سے پیشتر "مصارف جنگ" کے مضمون کا خاص طور پر مطالعہ کیا تھا۔ رائل سٹیٹیکل سوسائٹی کے سامنے مصارف جنگ پر حال میں ایک لیکچر دیا۔ مسٹر کران مونڈ نے اندازہ لگایا ہے۔ کہ برطانیہ عظمےٰ کے مصارف جنگ بالواسطہ یا بلاواسطہ ایک ارب ۲۰ کروڑ پونڈ سالانہ اور جرمنی کے دو ارب ۷۰ کروڑ پونڈ سالانہ ہیں۔ اور انہی کے اندازہ کے بموجب تمام متخاصم ممالک کا مجموعی خرچ بالواسطہ یا بلاواسطہ جس کا جنگ سے تعلق ہے۔ ۹ ارب پونڈ یعنی ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ یومیہ سے زائد ہے۔

---

# ریویو

## مفتاح التواریخ حصہ اول

سرکاری کتب کی تقطیع اور بلحاظ لکھائی و چھپوائی ویسی ہی عمدہ ایک تاریخی کتاب ہمارے بھائی منشی نعمت اللہ صاحب گوہر نے برائے افادۂ طلباء اول مڈل و عام شائقین بمطابقت سلیبس جدید اور بپابندی اصول تعلیم لکھی ہے۔ اور حق یہ ہے۔ کہ خوب لکھی ہے۔ عہد ہندویہ و افغانیہ کے موٹے موٹے واقعات نہایت بے تعصبی کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔ اور اسی ضمن میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم و مسلمان صوفیاء کے حالات بھی دیئے گئے ہیں۔ میں اس تاریخ کو بہت مفید سمجھتا ہوں۔ نہ صرف طلباء کے لئے جن کے واسطے ہر باب کے اخیر میں امتحانی سوالات بھی ہیں۔ اور چند دلچسپ اشعار بھی جو پڑھتے ہی ازبر ہو جائیں۔ بلکہ عام شائقین کے لئے بھی جو تاریخ سے کچھ دلچسپی رکھتے ہیں۔ منشی صاحب موصوف احمدی قوم کی طرف سے خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ انہوں نے یہ کتاب مذہبی حیثیت سے نہیں لکھی۔ بلکہ ہر مذہب کے طالب علم کے افادہ کے خیال سے لکھی ہے۔ اور تمام مذاہب کے جذبات کا کافی خیال رکھا ہے۔ پھر بھی احمدیت کے اصول کی بہت کچھ خدمت کر گئے ہیں۔ قیمت ۷ / آنے۔ حجم ۱۰۰ صفحے۔

ملنے کا پتہ۔ نعمت اللہ خان۔ گوہر۔ سیکنڈ ماسٹر اینگلو ورنیکلر ایم۔ بی۔ مڈل سکول۔ مزنگ (لاہور)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# خطبہ جمعہ

## جو حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی امیر المومنین نے ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء کو دیا

(نوشتہ غلام نبی بلانوی)

یاایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً ویکفر عنکم سیاٰتکم ویغفر لکم واللہ ذوالفضل العظیم ۸ - ۲۹

انسان کو اپنی زندگی کے راستہ میں بہت سی مشکلات بہت سی تکلیفیں اور بہت سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں چونکہ وہ تمام نتائج جو انسان کے کاموں کے نکلتے ہیں زمانہ آئندہ سے تعلق رکھتے ہیں اور آئندہ کا علم کسی کو ہوتا نہیں اس لئے انسان کے لئے زندگی بسر کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ اندھیرے میں کوئی شخص کسی چیز کے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ وہ چیز کہاں ہے اور میرا ہاتھ کدھر چلا ہے یہی حال انسان کے کاموں کا ہے وہ سمجھتا ہے کہ میں روشنی میں کام کر رہا ہوں وہ جانتا ہے کہ میں سورج کی روشنی میں دیکھ بھال کر کام کر رہا ہوں اور وہ خیال کرتا ہے کہ آجکل میں میرا کام ہو رہا ہے مگر دراصل وہ اندھیرے میں ظلمت میں اور تاریکی میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ پس چونکہ انسان کے تمام کاموں کی غرض نتائج مرتب کرنا ہوتی ہے۔ اور نتائج آئندہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آئندہ کا علم انسان کو ہوتا نہیں اس لئے اس کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اندھیرے میں کوئی کام کرتا ہو۔ اور نہ جانتا ہو کہ مجھے کیا پیش آنیوالا ہے جب یہ صورت ہوئی تو سوال ہو سکتا ہے کہ پھر انسان کے لئے اپنے کاموں میں کامیاب اور بامراد ہونے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو! آؤ ہم تمہیں تدبیر بتلاتے ہیں اور وہ یہ کہ یاایھا الذین اٰمنوا ان تتقوا اللہ۔ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اسی کی خشیت کو دل میں جگہ دو اور خوف الٰہی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ یہی تمہاری کامیابی کا گر ہے ؀

### تقویٰ اللہ کے معنی

تقویٰ اللہ کہنے کو تو چند لفظ ہیں جو آسانی سے کہے جا سکتے ہیں لیکن عمل میں تقویٰ ایک نہایت ہی مشکل بات ہے ایک بزرگ نے تقویٰ کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ایک شخص نے کھلے کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہوں جو ادھر ادھر لٹکتے جاتے ہوں اور اس نے ایک ایسے تنگ راستہ سے گذرنا ہو جس سے صرف ایک ہی شخص گذر سکتا ہے اور اس راستہ کے دونوں طرف خار دار جھاڑیاں ہوں جن کے کانٹے قدم قدم پر اس کے کپڑوں کو کھینچتے ہوں۔ ایسی جگہ سے جس طرح یہ شخص اپنے تمام کپڑے سمیٹ کر صحیح وسلامت گذر جاتا ہے اور اپنے کپڑوں کو پھٹنے نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی زندگی میں دنیا کی تمام آلائشوں تمام گندوں اور تمام ناپاکیوں سے گذر جائے۔ اور اپنے کپڑوں کو ناپاک ہونے دے اس کا نام تقویٰ اللہ ہے۔ پس کہنے کو تو یہ فقرہ آسان ہے۔ مگر درحقیقت نہایت مشکل ہے۔ اور اس راستہ پر چلنا ہر ایک انسان کا کام نہیں ہے کیونکہ اس کے حصول کے لئے انسان کو بہت سی کوششوں اور ریاضتوں کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص ہمت کرتا ہے وہ ضرور کامیاب بھی ہو جاتا ہے اور صرف یہی ایک طریق ہے جس سے انسان دنیا میں اپنے کاموں اور ارادوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ اے مومنو! متقی بن جاؤ۔ اس بزرگ نے تقویٰ کے معنے بہت درست کئے ہیں۔ تقویٰ کے معنی بچاؤ کرنے کے ہیں۔ انسان کا نفس جسم ہے۔ پاکیزگی اور طہارت اس کا لباس ہے اور دنیا کی پلیدیاں اور گندگیاں کانٹے ہیں جو ہر وقت پاکیزگی اور طہارت کے لباس کو پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ انسان کا یہ کام ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ اپنی ساری زندگی میں اس راستہ سے صحیح و سلامت گذرنے کی کوشش کرے۔ اور اس کو ایک تنگ راستہ سمجھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس راستہ کو تلوار سے مشابہ قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ تلوار کی دھار کی طرح تیز ہے اور اس کا نام آپ نے پل صراط رکھا ہے گویا کہ یہ جہنم اور بہشت کے اوپر کا راستہ ہے۔ جس پر انسان چل رہا ہے اور اتنا باریک اور تنگ ہے کہ انسان کو اس پر چلنے کے لئے ساری توجہ اور ساری کوشش سے کام لینا پڑتا ہے۔ اگر کسی نے ان بازیگروں کو دیکھا ہے جو رسہ پر پاؤں رکھ کر چلتے ہیں اور اپنے پاؤں سے سینگ باندھ کر اور سینگ کی نوک رسہ پر ٹیک کر چلتے ہیں تو اسے معلوم ہوگا کہ وہ کیسی عمدگی سے اپنے پیروں کو رکھتے اور کس خوبی سے اپنے وزن کو برابر رکھتے ہیں تا ادھر گرتے ہیں نہ ادھر گرتے ہیں۔ یہی حال متقی کا ہے اس کو بھی اسی طرح احتیاط سے کام لینا پڑتا ہے۔ کیونکہ دنیا میں ہی تقویٰ ہی کی راہ اس کے لئے بہشت کا موجب ہوتی ہے اگر کوئی اس راستہ ذرا ادھر ہو جائے۔ تو وہ جہنم کے گڑھے میں گر پڑتا ہے۔ تو جس طرح بازیگر چند پیسوں کے لئے رسہ پر اعتدال اور کوشش سے چلنے کی مشق کرتا ہے۔ اور پھر اس پر چلتا ہے۔ اسی طرح مومن کا کام ہے کہ اپنے نفس کو بچاتا ہوا اعتدال سے زندگی بسر کرے اور تقویٰ کے راستہ سے ذرا ادھر ادھر نہ ہو سکے تاکہ جہنم کے عمیق گڑھے میں گرنے سے بچ جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً۔ اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ تمہارے لئے فرقان پیدا کر دیگا۔ فرقان کیا ہے اس کے کئی معنے ہیں۔ اول وہ چیز جو حق و باطل میں تمیز اور فرق کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے لئے تقویٰ کرنے سے ایسی تدبیریں کی جائینگی کہ جس بات پر تم قائم ہو اور جس صداقت کو تم پھیلانا چاہتے ہو اللہ بڑی زور آور تائیدوں سے اس کو لوگوں پر ظاہر کر دیگا اور اس طرح حق اور باطل میں کھلا کھلا فرق ہو جائے گا۔ دوم فرقان کے معنے ایسے راستہ کے ہیں جس پر چل کر انسان مصیبتوں تکلیفوں اور رنجوں سے نکل جائے یعنی اگر تم اللہ کے لئے تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے ایسا راستہ پیدا کر دیگا کہ تم ہر قسم کی مصیبتوں سے بچ کر نکل جاؤ گے واقعہ میں ہر ایک کمزور کے لئے دنیا میں آرام سے رہنے کے لئے یہی ایک راستہ ہوتا ہے کہ وہ طاقتور کا سہارا لے دیکھو ایک کمزور جو چارپائی سے قدم بھی اٹھا نہیں سکتا۔ میلوں کا سفر اس طرح طے کر لیتا ہے کہ اس کے تندرست ساتھی اس کو اٹھا کر لے جاتے ہیں پس کمزور اور ناطاقت انسان کے لئے مصیبتوں اور تکلیفوں سے بچنے کا یہی طریق ہے کہ وہ طاقتور کا سہارا لے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یاایھا الذین

اٰمنوا ان تتقوا اللّٰہ یجعل لکم فرقاناً اے مومنو! اگر تم اللہ کا تقوےٰ اختیار کروگے۔ تو وہ آپ تمہارے لئے مصیبتوں سے بچنے کا راستہ نکالیگا۔ اور تمہیں خود اُٹھاکر ہلاکت کے گڑھے سے پار کردیگا۔ اور ویکفر عنکم سیئاتکم تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپ دے گا۔ انسان میں بہت سی کمزوریاں ہوتی ہیں۔ اور اس کے پچھلے گناہ اس کے راستہ میں حائل ہوکر گمراہ کردیتے ہیں۔ اِس لئے فرمایا کہ اگر تم اللہ کا تقوےٰ اختیار کرو تو نہ صرف یہ ہوگا کہ خدا تمہیں آنے والی مشکلات اور مصائب سے بچالیگا بلکہ تمہیں صداقت کے راستہ سے جو روکیں اور گناہ روکنا چاہیں گے۔ ان سے بھی محفوظ رکھیگا اور تمہاری پہلی بدیوں کو ڈھانپ دیگا۔ ویغفر لکم۔ اور تمہاری گناہوں کو معاف کردیگا۔ یعنی بدیوں کا ڈھانپنا یہ نہیں ہوگا کہ ان پر پردہ ڈال دیگا۔ اور نہ یہ کہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کردیگا تاکہ انکے سامنے ذلت اور رسوائی نہ ہو بلکہ ان گذشتہ بدیوں اور گناہوں کے بدنتایج سے تمہیں بچا لیگا۔ واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔ اور یہ تو معمولی باتیں ہیں جو متقیوں کے لئے بیان کی گئی ہیں ورنہ اللہ تو بہت کچھ رکھتا ہے۔

## متقیوں کے لئے انعام

یہ جو متقیوں کے لئے تین انعام بیان کئے گئے ہیں۔ اوّل یہ کہ ہر مشکل سے بچائے جائیں گے۔ دوم یہ کہ ان کے گناہوں کو ڈھانپ دیا جائے گا۔ اور سوم یہ کہ انکے گناہوں کو عفو کیا جائے گا۔ یہ اس دنیا کے لحاظ سے بیان کردئے گئے ہیں ورنہ جو کوئی متقی ہوگا۔ اس کے لئے ہمارے پاس بہت بڑے بڑے انعامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لا عین رأت ولا اذن سمعت۔ کہ نہ کوئی آنکھ ہے جو ان کو دیکھ سکے۔ اور نہ کوئی کان ہے جو انکے متعلق سُن سکے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کے انعام الفاظ میں بیان کئے سکتے ہیں اور نہ سزا ہی بیان ہوسکتی ہے کیونکہ انسانی لغت محدود ہے مثلاً درد کا ایک لفظ ہے۔ قولنج کی تکلیف ہو تو اُسے بھی درد ہی کہیں گے۔ اور اگر کانٹے کی تکلیف ہو تو اسے بھی درد ہی کہیں گے۔ اور دیوانہ کُتّے کے کاٹے کی تکلیف کا نام بھی لغت درد ہی رکھتی ہے۔ حالانکہ کانٹے کا درد اور ہے قولنج کا درد اور ہے۔ اور کتے کے کاٹے کا اور۔ ان میں بہت بڑا فرق ہے۔ الفاظ ان دردوں کو زیادہ سے زیادہ ان الفاظ میں ادا کرسکتے ہیں کہ "بہت ہی سخت درد" مگر جس شخص پر کسی درد کی حالت گذرتی ہے۔ وہی اس کی اصلیت سے واقف ہوسکتا ہے دوسرا جس کو وہ درد نہیں ہے۔ اس تکلیف کو اپنے قیاس میں بھی نہیں لاسکتا اسی طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جو آرام اور راحت انسان کو ملتی ہے۔ دنیا نے اس کا آرام اور راحت ہی نام رکھ دیا ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ دھوپ سے سائے میں جانے سے بھی آرام ہوتا ہے مگر الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے آرام اور دوسرے آرام میں کوئی فرق نہیں بتاتے اور نہ الفاظ اس آرام کو جو خدا تعالیٰ کیطرف سے ملتا ہے ادا کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم تمہیں اور کیا کیا بتائیں۔ تمہاری زبان میں الفاظ تو ہیں نہیں۔ جن سے تمہیں سمجھایا جاوے۔ اس لئے ہم تمہیں ایک ہی بات بتاتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ واللّٰہ ذو الفضل العظیم۔ اللہ بڑے فضلوں والا ہے۔ وہ تمہیں وہ کچھ دیگا۔ جس کے سمجھنے کی بھی اس وقت تمہیں طاقت نہیں ہے ؛

## تکلیفوں سے بچنے کا راستہ

پس خوب یاد رکھو کہ دنیا کی تکلیفوں سے بچنے کا صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان متقی ہوجائے بہت نادان ہے وہ شخص جو فروع کی طرف دوڑتا ہے اور اصول کو ترک کرتا ہے اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک گلاس پانی کا ہو تو وہ پیاس کے خطرہ سے مطمئن نہیں ہوسکتا کیونکہ اس گلاس کے پی لینے کے بعد جب اسے پیاس لگیگی۔ تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا۔ پس اس کے پیاس سے بچنے کا یہ ذریعہ ہے کہ کوئیں کے پاس چلا جائے۔ پھر اُسے پیاس کا کوئی ڈر نہیں رہیگا۔ دیکھو جنگلوں اور بیابانوں میں رہنے والا انسان پانی کی دور دور تلاش کرتا رہتا ہے۔ اور بڑی تکلیف اُٹھاتا ہے۔ لیکن جن شہروں میں لوگوں کے گھروں میں نلکے لگے ہوتے ہیں۔ یا کوئیں موجود ہوتے ہیں۔ ان کو پانی کے حاصل کرنے کے لئے کچھ تکلیف نہیں ہوتی۔ پس دانا انسان کا یہ کام ہے کہ بجائے پانی کا ایک گلاس اپنے پاس رکھنے کے چشمہ کو تلاش کرکے اس کے پاس بیٹھے۔ اور بجائے ایک دو پھلوں کے تلاش کرنے کے پھل دار درخت کی تلاش کرے۔ لوگ سکھ اور آرام حاصل کرنے کے لئے مختلف تدبیریں کرتے ہیں کوئی علم پڑھتا ہے کوئی دولت جمع کرتا ہے کوئی عزت حاصل کرنے کی فکر میں رہتا ہے۔ کوئی ہنر سیکھتا ہے۔ اور کوئی کسی اور طریقہ سے آرام حاصل کرنا چاہتا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ دنیا کے سکھ اور دُکھ ہزاروں قسم کے ہیں۔ ان کے لئے انسان اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہوسکتا۔ مثلاً ایک انسان ایک ہنر اور پیشہ اس لئے سیکھتا ہے کہ میں اس کی وجہ سے تکالیف سے بچ جاؤں گا۔ لیکن کل اس پیشہ میں مرور زمانہ کی وجہ سے کوئی ایسا نقص پیدا ہوجاتا ہے کہ وہ چلتا نہیں۔ مثلاً پہلے زمانہ میں کپڑا بننے کا ہنر سیکھا جاتا جو بہت عمدہ بھی تھا لیکن اب مشینوں کے نکل آنے کی وجہ سے وہ باطل ہوگیا ہے اور ہندوستان کے لاکھوں جولاہوں کا کام رُک گیا ہے۔ کیوں اس لئے کہ مشینوں کا مقابلہ جولاہے کہاں کرسکتے ہیں۔ اسی طرح دیکھو طب ایک ایسا پیشہ تھا جس کے بدلنے کا کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ مگر اب اس میں بھی نقص پیدا ہوگیا ہے ہندوستان میں یونانی طب تھی۔ جب اس سے بڑھ کر ڈاکٹری آگئی تو اب اسے کوئی پوچھتا بھی نہیں وہی طبیب جن کے دروازے پر ہاتھی جھوما کرتے تھے۔ اب کھانے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں تو آج انسان کوئی تدبیر نکالتا ہے کل اس سے بڑھ کر تدبیر نکل کر پہلی کو بےکار کردیتی ہے یہی حال مصیبتوں اور تکلیفوں کا ہے۔ اگر ایک انسان کسی کی دیوار میں سوراخ کردے۔ اور وہ دیوار والا اس سوراخ کو بند کردے تو وہ دوسری جگہ سے کردیگا۔ اس لئے اس کی شرارت سے بچنے کا یہی ذریعہ ہے کہ اس شخص کو پولیس مین کے حوالا کیا جاوے تاکہ کسی اور جگہ سے اس کے سوراخ کرنے کا خطرہ نہ رہے تو ایک ایک چیز جو انسان حاصل کرتا ہے۔ اور ایک ایک رستہ جس سے انسان راحت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اور ایک ایک تدبیر جس سے وہ دُکھوں اور تکلیفوں سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کے لئے کامل سکھ اور کامل راحت کا باعث نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ جس کے قبضہ جس کے حکم اور جس کے اشارے میں سکھ اور دُکھ ہے۔ اس سے انسان دوستی پیدا کرلے۔ پھر اس کے

لئے کوئی ڈر کوئی خوف اور کوئی غم نہیں ہو سکتا۔ وہ انسان جو یہ کوشش کرے کہ مجھے ایک پیسہ مل جائے۔ اگر وہ اس سے ملنے کی کوشش کرے جو پیسوں کے بنانے والا ہے۔ اور وہ اُسے مل بھی جائے تو پھر اُسے کیا پرواہ رہتی ہے۔ پس حقیقی آرام اور آسایش حاصل کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلے۔ جب اس سے تعلق پیدا کر لیگا تو پھر سب کچھ اپنے آپ ہی اس کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائیگا۔ مجھے یہ قصہ ہمیشہ یاد آکر مزا دیا کرتا ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے پاس یہ شکایت لیکر گیا کہ میں نے شہر کے قاضی صاحب کے پاس روپے بطور امانت رکھے تھے لیکن اب مانگنے پر دیتے نہیں۔ میں نے انہیں معتبر سمجھ کر کوئی گواہ بھی نہیں رکھا تھا۔ بادشاہ نے سوچا کہ اگر میں قاضی صاحب کو یہاں بلوا کر پوچھوں گا تو وہ انکار کر دینگے اور ان کے روپے لینے کا کوئی ثبوت ہے نہیں اس لئے مشکل ہوگا۔ قاضی صاحب سے کسی تدبیر سے روپے وصول کرنے چاہئیں۔ بادشاہ نے تدبیر یہ کی کہ اس شخص کو کہا کہ کل جب میرا جلوس بازار سے نکلے تو تم نے قاضی صاحب کے مکان کے قریب بیٹھ جانا۔ میں وہاں آکر تم سے باتیں کروں گا اور تم نے گھبرانا نہیں دوسرے دن جب بادشاہ کا جلوس نکلا۔ تو قاضی صاحب کے مکان کے قریب جاکر بادشاہ نے اس سے کچھ باتیں کیں۔ اور پھر چلا گیا۔ بادشاہ کے جانے کے بعد قاضی صاحب اُسے کہنے لگے۔ بھئی تم نے کل کچھ امانت کا ذکر کیا تھا۔ کچھ نشان بتاؤ تاکہ میں اس کی نسبت سوچ کر بتا سکوں اس نے وہی نشان جو پہلے دن بتائے تھے۔ بتا دئے قاضی نے روپیہ نکال کر اس کے حوالہ کیا۔ اور کہا کہ پہلے تم نے کیوں نہ مجھے یہ باتیں بتائیں تاکہ میں اُسی وقت تمہیں روپیہ دے دیتا۔ تو اس طرح اس کا روپیہ وصول ہوا۔ کہ وہ بادشاہ کا دوست تصور کیا گیا۔ اب رعایا کی مجال نہیں تھی کہ اس کی مخالفت کرتی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے دوستی پیدا کرلے پھر خدا کی مخلوق کی طاقت نہیں کہ اس کو دُکھ دے سکے۔

پس اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جب بادشاہ سے تعلق ہو جائے تو پھر رعایا کی مجال نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے۔ خدا تعالیٰ سے بڑا بادشاہ کون ہوگا۔ اور بادشاہوں کی اس کے سامنے ہستی ہی کیا ہے۔ وہ ایک سیکنڈ میں انکی جان نکال لے تو وہ کچھ بھی نہ کر سکیں۔ انکے پاس بڑے بڑے لائق اور قابل ڈاکٹر بیٹھے کے بیٹھے ہی رہ جاتے ہیں کہ موت کا فرشتہ اپنا کام کر جاتا ہے۔ ان بادشاہوں کے پاس جو کچھ ہے۔ خدا تعالیٰ ہی کی عطا اور بخشش ہے جب ان کے دوستوں اور تعلق رکھنے والوں کو کوئی دکھ نہیں دے سکتا۔ تو خالق سے تعلق رکھنے والوں کو مخلوق کے دُکھ دینے کی کیا مجال ہے۔ جب خالق مہربان ہو جائے تو مخلوق خود بخود گردن جھکا دیتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم ہمارا تقوےٰ اختیار کروگے تو ہم تمہارے لئے آسانیوں کے دروازے کھول دینگے اور کوئی مشکل کوئی مُصیبت اور کوئی دُکھ تمہیں نہیں پہنچ سکیگا۔ کیونکہ خدا آپ تمہاری مدد کریگا۔ اور تمہاری گذشتہ بدیوں کو ڈھانپ دے گا۔ اور گناہوں کو بخش دیگا۔ اور یہ کیا وہ تو تم پر بڑے بڑے فضل اور انعام کریگا۔ کیونکہ وہ ذو الفضل العظیم ہے۔

پس تم لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں متقی بنائے۔ اور تقوےٰ کے راستہ پر چلنے کی توفیق دے۔ اور باریک در باریک راہیں جو اس کی رضا اور محبت کے حاصل کرنے کی ہیں وہ بتائے۔ اور اپنے پاک اور نیک بندوں کی راہوں پر چلائے اور اپنے فضل کے دروازے تم پر کھولے۔ اور ہر قسم کی خفیہ در خفیہ اور باریک در باریک شرارتوں سے پاک کر کے اپنے راستباز بندوں میں شامل کر دے ۞ آمین ثم آمین

## پیغام کا نمبر ۱۱۳

آج اخبار پیغام نمبر ۱۱۳ قادیان پہنچا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس پرچہ کی خاص اشاعت کیگئی ہے کیونکہ قادیان میں یہ پرچہ قریباً ایک سو پچاس کی تعداد میں بھیجا گیا ہے۔ اس میں جس درشتی اور بدزبانی کو کام میں لایا گیا ہے وہ پیغام کا ہی حصہ ہے۔ انکی سختی حد کو پہنچ گئی ہے۔ اس لئے ہم اب معاملہ خدا پر چھوڑتے ہیں وہی ہمارے جھگڑوں کا فیصلہ کریگا۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں کہ قد بدت البغضاء من افواھھم وما تخفی صدورھم اکبر۔ جماعت کو چاہیئے کہ خاص دُعاؤں میں لگ جائے تا وہ جو سادگی اور غلط فہمی سے مخالفت پر جمے ہوئے ہیں۔ ہدایت کا رستہ پالیں ۞

## ایک رؤیاء

عاجز نے رؤیاء دیکھا کہ ایک باغیچہ ہے۔ اس میں ایک مسجد کا تھوڑا بنا ہوا ہے اس احاطہ مسجد میں مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہیں اور بائیں ہاتھ میں چھڑی ہے جو زمین پر ٹکا کر کھڑے ہیں۔ اور داہنے ہاتھ کی انگشت آسمان کی طرف کھڑی کی ہوئی خداوند تعالیٰ کی طرف اشارہ ہے۔ گویا کہ اشارہ سے فرما رہے ہیں کہ میں اللہ کو منواتا ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ اول آگے بیٹھے [illegible] ہیں۔ اور اور چند کس جماعت کے بھی پاس موجود ہیں۔ اور [illegible] طرف آنحضور حضرت مصلح موعود خلیفہ ثانی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کھڑے ہیں اور عاجز کے کان میں آواز آئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ جو میری آنکھیں ہیں یہ غور سے دیکھو کہ یہ میری آنکھیں میاں صاحب کی ہیں اور میں نے میاں صاحب کو دے دی ہیں۔ اور عاجز زور شور سے بحالت اسی رؤیاء پکار رہا ہے کہ یہی مسیح موعود ہے کہ خدا کو منوا رہا ہے۔ بعد اس کے بیداری ہو گئی ۞ (غلام رسول بد دلہی)

(۲) مینے خواب میں دیکھا کہ میں خانہ کعبہ میں کھڑی ہوں اور اس منبر کے پاس کھڑی ہوں جس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرمایا کرتے۔ اتنے میں ظہر کی اذان ہو گئی اور لوگ کہتے ہیں۔ کوئی بڑا بزرگ جماعت کروانے لگا ہے بڑا فراخ صحن ہے اس میں قریباً دو تین ہزار آدمی جمع ہیں اور بڑے اشتیاق سے امام کا انتظار کر رہے ہیں اتنے میں آپ تشریف لے آئے ہیں اور جماعت کروانے لگے ہیں۔ میں ایک بالاخانے پر نماز پڑھنے لگی ہوں اتنے میں بارش شروع ہو گئی ہے تمام حاضرین کے کپڑے تر ہو گئے ہیں اور میں بھی بالاخانے پر بھیگ گئی ہوں اور آپکے اوپر کوٹ سے پانی نیچے آرہا ہے اور صحن میں پانی ہی پانی نظر آتا ہے مگر آپ بلند آواز سے قرآن پڑھ رہے ہیں حتی کہ چار رکعت میں آپنے سارا قرآن مجید ختم کر دیا ہے۔ تب آپنے سلام پھیرا۔ اور پھر آپ گھر میں تشریف لے گئے۔

# باغیان خلافت

## باغیان خلافت سے استفسار

اُن قدیمی دوستوں سے میرا استفسار ہے
بیعت محمود احمدؓ سے جنہیں انکار ہے.
کن سے توڑا ہے تعلق اور جوڑا کن سے ہے
کیا کسی سے ہے یہ سوچا اور کتنی بار ہے

## باغیان خلافت کا تلون مزاج

نورِ دین مانا خلیفہ پھر پشیمان ہو گئے
مان کر پہلے خلافت پھر گریزاں ہو گئے
کل جسے کہتے نبی تھے آج وہ مُرشد بنا
پہلے کیا تھے اور اب کیا تم میرے میاں ہو گئے

## باغیان خلافت کی تعمیل ارشادات مرشد

اقتدا غیر احمدی کے خلف میں کر دی روا
غیر کو اب لڑکیاں دینا بھی جائز کر دیا
غیر کے پڑھتے جنازے ہو نہایت شوق سے
کیا یہی تعمیل ہے مُرشد کے حکموں کی بھلا

## باغیان خلافت کی پالیسی

اپنے مطلب کی کہے گر غیر زادہ بھی درست
نوردیں سے ہو اگر حل مدعا وہ بھی درست
جس جگہ دونوں کو پایا اپنے مطلب کے خلاف
بے تامل ترک کر دی اقتدا وہ بھی درست

## باغیان خلافت کا منکرین مسیح موعودؑ کے بارے میں اعتقاد

یہ مسلمان ہیں مسلماں۔ انکے بدلے طور ہیں
وہ جو مسلم کو کہیں کافر وہ کافر اور ہیں
اِن مسلمانوں کو جو کافر کہیں کافر ہیں وہ
یہ ہمیں فتوے سناتے خواجۂ لاہور ہیں

۱ مراد تمام کے مسلمان ۲ مسلمان سے مراد حقیقی مسلمان ہیں

## سیدنا نورالدین کی جناب خواجہ کمال الدین صاحب کو نصیحت دربارہ منکران مسیح موعودؑ

اِن کا اسلام اور ہے اور اپنا اسلام اور ہے
اور ان کا طور ہے اور اور اپنا طور ہے
یہ ہمیں کافر کہیں اور ہم انہیں مسلم کہیں
خوب سوچیں خواجہ صاحب یہ مقام غور ہے
(قاضی محمد یوسف احمدی پشاور)

## درخواست بیعت

کچھ حصہ کتاب حقیقۃ النبوۃ کا سُنا۔ پھر دوستوں کے ساتھ بحث مباحثہ بھی ہوا۔ آخرکار یہ عاجز اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ صراط مستقیم قادیان والوں کا ہی ہے۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول مرحوم کی وفات سے لیکر آجتک لاہور والوں کو حق پر سمجھتا رہا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ صرف ان کو حق پر سمجھ کر اُن کی ہاں میں ہاں ملا کر حضور کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ اب مجھ پر حق پورے طور پر کھل گیا ہے میری درخواست ہے کہ میری بیعت قبول فرما کر استقامت کے لئے دعا فرماویں اور اس عرصہ میں جو میں نے باطل کو حق سمجھ کر اس کی حمایت کی ہے۔ اور حضور کی مخالفت کی ہے اس کو معاف فرماویں اللہ تعالیٰ کے حضور میں میرے لئے دُعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ ہی معاف فرماوے۔ اور باطل کی حمایت کرنے کے باعث جو جو ابتلاء مجھ پر آئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اب مجھ کو ان مشکلات سے رہائی بخشے ٭

مرزا حاکم بیگ ہیڈ کلرک ملٹری ورکس سکرٹری انجمن (پیغام) اشاعت اسلام سیالکوٹ

## فہرست نومبایعین

میاں شیر محمد صاحب۔ زمیندار۔ تحصیل ظفروال (سیالکوٹ)
مساۃ فتح بی بی زوجہ شیر محمد صاحب " " " " "
طالع سند پسر شیر محمد صاحب زمیندار۔ تحصیل ظفروال
سکندر " " " " "
برکت بی بی و حاکم بی بی دختران شیر محمد صاحب " "
برکت بی بی دختر پیر محمد صاحب " " " "
فتح علی و حیدر پسران پیر محمد صاحب " " " "
مساۃ بھاگن زوجہ نواصید " " " "
نواصدا " " " "
حاکم بی بی دختر نواصیدا " " " "
حیات محمد صاحب زمیندار " " " "
بیگم بی بی زوجہ حیات محمد " " " "
غلام رسول پسر " " " " " "
محمد علی " " " " "
حسین بی بی دختر حیات محمد " " " "
سردار بی بی " " " " "
نور محمد صاحب و بہاول صاحب۔ گوجرانوالا
والدہ نور محمد صاحب " "
غلام محمد صاحب و دولت بی بی ۔ داتہ زید کا
میاں فضل الدین صاحب ۔ تحصیل پھالیہ
میاں کریم الدین صاحب ۔ سیالکوٹ شہر۔
قاسم دین ولد صدر الدین صاحب کھیوہ۔
میاں عبدالرحیم صاحب خیرآباد
میاں نظام الدین صاحب ۔ ظفروال (سیالکوٹ)
مولوی وزیر محمد صاحب ۔ گوندل
ماموں رشید صاحب ۔ ڈیرہ دون
شیخ بوٹا صاحب ۔ ڈیرہ بابا نانک
شیخ سردار علی صاحب ۔ استر
مساۃ مہندراں اہلیہ شیخ بوٹا صاحب استر
غلام جیلانی صاحب ۔ ضلع ہوشیارپور
مساۃ غلام فاطمہ ۔ راہوں
مساۃ اقبال بیگم دختر چوہدری رکن الدین صاحب تحصیل گوجرانوالہ
مساۃ عائشہ زوجہ میاں احمد الدین صاحب " "
نواب بی بی زوجہ محمد بخش صاحب تحصیل بٹالہ
محمد خاں صاحب ۔ تحصیل چونیاں
نور محمد صاحب ۔ " "

ملہ مکفرین مسیح موعود اور ان کے فتویٰ پر خاموشی اختیار کرکے اس کے ساتھ تعلقات مومنانہ رکھنے والے جبتک بریت شایع نہ کریں۔ حسب الارشاد مسیح موعود سب کافر ہیں ٭

۳ ان کے بدلے طور ہیں۔ یعنی ہمارے ساتھ اشاعت میں مساوی نہیں ۴ مراد احمدی ہیں ۵ وہ کافر اور ہیں یعنی وہ سب مرگئے عدم پیدا ہوگئے ۶ جو کافر کہیں یعنی جو احمدی اب انکو کافر کہے وہ خود کافر ہے

# حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفۃ المسیح والمہدی مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے فرمائے ہوئے درس قرآن شریف سے نوٹ

کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے۔ جو اس تعلیم کے منکر ہوں گے۔ ہر سچی تعلیم کے منکر ہوتے آئے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے ماننے والے کبھی گھاٹا نہیں پاتے بلکہ ہمیشہ انکار کرنے والے ہی دُکھ اٹھاتے رہے ہیں ؛

اللہ تعالےٰ رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے تیرا ان کو ڈرانا ان کے نزدیک بے فائدہ ہے۔ کیونکہ انکے نزدیک ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہے وہ ڈرانے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں کرتے اور نہ ہی غور کرتے ہیں۔ اس لئے وہ ایمان بھی نہیں لائیں گے ؛

بہت سے انسان ایسے ہوتے ہیں کہ جب انکے سامنے صداقت پیش کی جاتی ہے تو وہ مان جاتے ہیں یا اگر مانتے نہیں تو یہ کہتے ہیں کہ اس پر غور کریں گے۔ لیکن بعض شریر ایسے ہوتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم سُنتے ہی نہیں اور سُنیں کیوں جبکہ کچھ ماننا ہی نہیں ایسے شریر لوگ کبھی ہدایت نہیں پا سکتے۔ اگر ایسے شریروں کو بھی ہدایت نصیب ہو جائے تو لوگ گناہوں میں زیادہ ترقی کر جائیں۔ اس لئے فرمایا کہ ایسے کافر لوگوں کو ڈرانا اور نہ ڈرانا برابر ہی ہے جو کہ سنتے ہی نہیں۔ اور غور نہیں کرتے۔ کیونکہ یہ کبھی ایمان نہیں لائیں گے ؛

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ

اللہ نے انکے دلوں اور کانوں پر مُہر کر دی ہے۔ اور ان کی آنکھوں پر پردہ

غِشَاوَةٌ ز وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ع

ہے۔ اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے ؛

جو چیز انسان استعمال نہیں کرتا وہ بے کار ہو جاتی ہے۔ بعض ہندو ہاتھ کھڑا کر کے سُوکھا دیتے ہیں۔ اسی طرح اگر آنکھوں سے کام نہ لیا جائے تو بینائی جاتی رہتی ہے اگر کانوں سے کام نہ لیا جائے تو شنوائی مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اگر زبان کو بند رکھا جائے تو گویائی جاتی رہتی ہے۔ اسی طرح اگر باطنی حسوں سے بھی کام نہ لیا جا‌ئے تو وہ بھی بند ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ چونکہ وہ قلوب کی نظر سے کام نہیں لیتے رہے۔ اس لئے ان کے قلوب کی بینائی جاتی رہی ہے۔ یعنی مُردہ دل ہو گئے ہیں۔ اور باوجود کان رکھنے کے ہماری باتیں نہیں سُنتے رہے۔ اور آنکھیں رکھنے کے دیکھتے نہیں رہے اِس لئے اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ دین کیطرف سے انکی یہ حسیں بیکار ہو گئی ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ؛

اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین رنگ بیان فرمائے ہیں۔ اوّل ختم اللّٰہ علیٰ قلوبہم (۲) علےٰ سمعہم (۳) علےٰ ابصارھم۔ ہر ایک بات پر غور انہی تین طریق سے ہو سکتا ہے کہ (۱) انسان بات پر غور کرتا ہے۔ اور اپنے دل میں سوچتا ہے کہ آیا اس کا نتیجہ اچھا ہو گا یا بُرا (۲) جس کو اتنی عقل اور سمجھ نہیں ہوتی کہ غور کر کے خود فیصلہ کرے وہ کسی سے سُن کر بات کو مان لیتا ہے (۳) جو بہت ہی کم سمجھ ہوتا ہے۔ اس کو اگر کوئی چیز دکھا دی جائے۔ تو وہ مان لیتا ہے۔ لیکن جو بدبخت ان تینوں باتوں سے عاری ہو۔ وہ کبھی کوئی بات نہیں مان سکتا۔ اور دُکھ اُٹھاتا ہے۔ اسی طرح وہ انسان جو خدا تعالیٰ کی باتوں پر غور نہیں کرتا۔ پھر انبیاء کے مُنہ سے باتیں سُنتا ہے۔ لیکن نہیں سمجھتا۔ پھر خدا کی طاقت اور قدرت کے جلوے اور نظارے دیکھتا ہے۔ لیکن نہیں مانتا اس کا بھی انجام یہ ہوتا ہے کہ دُکھوں میں پڑ جاتا ہے ؛

## سُورۂ بقر۔ رکوع دوم

### ۲۹-جولائی ۱۹۱۴ء

ایک گروہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پیچھے بیان فرمایا ہے۔ کہ قرآن کا انکار کر کے وہ کس طرح دُکھ میں پڑ گیا۔ ایک اور گروہ کا ذکر اب بیان فرماتا ہے ؛

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

اور بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کو مانتے ہیں۔ حالانکہ

مَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ

وہ بالکل نہیں مانتے ؛

کچھ لوگ تو ایسے ہوتے ہیں کہ جو کسی بات کی تصدیق یا انکار کرنے کی جرأت رکھتے ہیں۔ یعنی جس بات کو وہ سچا سمجھتے ہیں۔ اس کو علی الاعلان مان لیتے ہیں۔ اور جس کو جھوٹا سمجھتے ہیں۔ اس کا کھلے طور پر انکار کر دیتے ہیں۔ لیکن کچھ اور لوگ ہوتے ہیں جو صداقت کو مان تو لیتے ہیں۔ لیکن ان میں اس کے اظہار کی جرأت نہیں ہوتی وہ اکثر دفعہ ایک بات کو سچا سمجھتے ہیں۔ مگر لوگوں کے سامنے نقصان کے خوف یا نفع کی امید کی وجہ سے بیان نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ ہم اللہ اور یوم آخرت کو مانتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ مؤمن نہیں ہوتے ؛

ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جو کسی سلسلہ میں داخل تو ہوتے ہیں۔ لیکن درحقیقت اس کو نہیں مانتے۔ ایک اور لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے اور پبلک میں نیک نام بننے کے لئے جس فریق کے لوگوں میں جاتے ہیں۔ انہی کو کہدیتے ہیں

کہ ہم تم میں سے ہیں۔ مثلاً کئی ایسے شخص ہیں کہ جب غیر احمدیوں میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم احمدی نہیں۔ اور جب احمدیوں میں آتے ہیں تو کہدیتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں۔ حضرت صاحب کو مجدد اور رسول مانتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وماھم بمؤمنین۔ کہ جب تک اللہ کے لئے کوئی کامل طور پر سب چیزوں سے انقطاع نہیں کرتا تب تک وہ اللہ کا فرمانبردار کہاں ہو سکتا ہے۔ مؤمن وہ ہوتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکام کو مانتا اور اس کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ اور جو ایسا نہیں کرتا اور صرف زبانی دعویٰ کرتا ہے وہ تو کافر سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ کافر جس بات پر اڑا ہوا ہوتا ہے وہ اس کو درحقیقت سچا سمجھ کر اڑا ہوتا ہے۔ مگر ایسا شخص باوجود سچائی کا اقرار کرنے کے اور سچا سمجھنے کے اس کو چھپاتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ایسے لوگ مؤمن نہیں ہوتے ٭

يُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۚ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا

چھوڑتے ہیں اللہ کو اور انہیں جو ایمان لائے۔ اور نہیں محروم کرتے مگر اپنے

أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

آپ کو۔ اور نہیں سمجھتے ٭

کچھ لوگ اس قسم کے ہوتے ہیں۔ جن کا یہ عقیدہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز کا علم نہیں رکھتا۔ قرآن شریف میں مختلف مقامات میں ایسے لوگوں کا ذکر آیا ہے۔ مجھ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ خدا کو ایک ایک ذرہ کا علم ہو۔ اس کے سامنے ایک تنکا پڑا ہوا تھا۔ اس کی طرف اشارہ کرکے کہنے لگا کہ کیا اس کا بھی خدا کو علم ہے۔ سو ہمیشہ ایسی مخلوق گذری ہے جس کا خیال ہوتا ہے کہ خدا کو موٹی موٹی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اور اسے تمام امور کی تفصیل معلوم نہیں ہوتی۔ اس لئے ایسے لوگ کہتے ہیں کہ تو ظاہری حالت اچھی بنائے رکھو۔ باطنی کا خدا کو کیا علم ہو سکتا ہے۔ اس رنگ میں وہ خدا تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کو دھوکہ دینے کی وہی لوگ کوشش کرتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ خدا کو جزئیات کا علم نہیں ہے ورنہ خدا کو دھوکہ دینے کا خیال اس شخص کی نسبت نہیں کیا جا سکتا۔ جو کہ خدا تعالےٰ کو ذرہ ذرہ کا علیم وخبیر مانتا ہو۔ مثلاً میرے ہاتھ میں قرآن ہے۔ کیا کوئی فریبی مجھ کو دھوکہ دے کر کہہ سکتا ہے کہ تمہارے ہاتھ میں قرآن نہیں۔ ہرگز نہیں کیونکہ وہ جانتا ہے کہ مجھے قرآن شریف کے متعلق اتنا علم ہے کہ میں اس کا دھوکہ نہیں کھاؤں گا۔ لیکن جس چیز کی نسبت اسے معلوم ہو کہ مجھے اس کا علم نہیں۔ اس میں وہ دھوکہ دینے کی کوشش کرے گا۔ تو ایسے لوگوں کی نسبت جو کہ خدا تعالےٰ کو علیم وخبیر مانتے ہیں یہ کبھی نہیں کہا جا سکتا کہ وہ خدا کو فریب دیتے یا دینے کی کوشش کرتے ہیں تو اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ ایسے لوگ ترک کرتے ہیں۔ اللہ کو اور مؤمنوں کو۔ اللہ اور مؤمنوں کو تو اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا لیکن یہ اپنی جانوں کو خراب کر رہے ہیں۔ اور اس بات کو سمجھتے نہیں ٭

فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ

ان کے دلوں میں بیماری ہے۔ پھر اللہ نے انہیں بیماری میں بڑھا دیا۔ اور ان کے

أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ ۝

لئے دردناک عذاب ہوگا اس لئے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے ٭

منافق کے دل میں یہ مرض ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتا۔ تو چونکہ انسان کی فطرت ہی ایسی ہے کہ اگر وہ اپنے خیالات کا اظہار کرتا رہے۔ تو اس میں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن اگر اس کے خیالات رک جائیں تو بہت جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات ہر ایک چیز میں پائی جاتی ہے۔ کہ اگر اسے پھیلنے کا موقعہ ملے تو اس کا جوش کم ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کو بند کر دیا جائے تو اس کا جوش بہت بڑھ جاتا ہے۔ مثلاً ایک چھوٹی سی پانی کی دھار دیوار میں سوراخ ہونے کی وجہ سے بآسانی گذرتی ہے۔ لیکن اگر اس کے سوراخ کو بند کر دیا جائے تو پانی میں اتنا جوش پیدا ہو جائے کہ دیوار کو بھی گرا دے۔ اہل یورپ نے یہی فلسفہ سمجھ کر بہت بڑی بڑی ایجادیں کی ہیں۔ کفار جب بار بار شکست کھاتے تو مسلمانوں کو گالیاں دے کر اپنے دل کو تسکین دے لیتے۔ جنگ بدر میں ابوجہل تو مارا گیا۔ لیکن ابوسفیان وغیرہ نے شکست جو کھائی تو مکہ میں آکر گالیاں دے دے کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لی۔ لیکن منافق ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے ان کا دل ہر وقت کڑھتا رہتا۔ کفار تو اس کرکے اپنے درد کا درمان کر لیتے۔ مگر منافقوں کو یہ موقع بھی نہ ملتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ فی قلوبھم مرض۔ ان کے دل میں مرض ہے۔ اللہ نے اس کو اور بڑھا دیا۔ جسقدر مسلمانوں کو زیادہ کامیابی ہوتی۔ اتنا ہی زیادہ منافقوں کو دکھ پہنچتا۔ اور وہ اس دکھ کو اپنے دلوں میں چھپاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں کو کفار سے بڑھ کر یہ مرض ہے کہ ان کے لئے جھوٹ کی وجہ سے بڑا دردناک عذاب ہے۔ یعنی کفار تو گالیاں نکال کر اپنی بھڑاس نکال لیتے ہیں۔ لیکن منافق دل ہی دل میں ہر وقت کڑھتے رہتے ہیں ٭

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد مت کرو۔ تو کہتے ہیں کہ ہیں تو

نَحْنُ مُصْلِحُونَ ۝

اصلاح کرنے والے ہیں ٭